39524-عمرہ کا حکم

سوال

کیا عمرہ کی ادائیگی واجب ہے یا سنت ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام نے عمرہ کی مشروعیت اوراس کی فضیلت پراجماع ہے ، اورانہوں نے عمرہ کے وجوب کے بارہ میں اختلاف کیا ہے ، امام ابوحنیفہ ، اورامام مالک رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں کہ عمرہ سنت مستحب ہے نہ کہ واجب ہے ، اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے ۔

انہوں مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے بارہ میں پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے ؟ تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں ، لیکن تمہارا عمرہ کرنا افضل ہے ۔ دیکھیں : سنن ترمذی حدیث نمبر (931) ۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی ابن عبدالبر ، ابن حجر ، اورامام نووی اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی ضعیف ترمذی میں ضعیف کہا ہے ۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں یہ ضعیف ہے ، اس طرح کی حدیث سے حجت قائم نہیں ہوسکتی ، اور عمرہ کے بارہ میں یہ کوئی ثابت نہیں کہ وہ نفلی ہے اھ۔

اورابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ : یہ حدیث ایسی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے جو صحیح نہیں ، اوراس طرح کی حدیث سے حجت ثابت نہیں ہوتی ۔ اھ

اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی "المجموع" میں کہتے ہیں کہ : حفاظ کا اس پراتفاق ہے کہ یہ ضعیف ہے ۔ اھ دیکھیں : المجموع (6/7) ۔

اوراس کے ضعف پرجابر رضی اللہ تعالی عنہ کا قول بھی دلالت کرتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے ۔

اورامام شافعی اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی عمرہ کے وجوب کے قائل ہے ، اورامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے ، اور عمرہ کے وجوب کے قائلین نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے :

1- عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عورتوں پر بھی جھاد ہے ؟ تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں ، ان پر جھاد ہے جس میں کوئی قتال نہیں وہ حج اور عمرہ ہے ۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2901) امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب المجموع (4/7) میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے ۔ اھ ، اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ (علیھن) میں کلمہ (علی) وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔

2-وہ حدیث جو حدیث جبریل کے نام سے مشہور ہے جس میں ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام اور ایمان اور احسان اور قیامت اور اس کی نشانیوں کے بارہ میں سوال کیا گیا، اس حدیث کو ابن خزیمہ اور دار قطنی نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے جس میں حج کے ساتھ عمرہ کے زیادتی بھی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں :

(اسلام یہ ہے کہ تو یہ گواہی دے کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں، اور تو نماز کی ادائیگی کرے، اور زکاۃ دے، اور بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے، اور غسل جنابت کرے، اور وضوء مکمل کرے، اور رمضان کے روزے رکھے) دار قطنی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں یہ اسناد ثابت اور صحیح ہے۔

3-صبیؒ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ میں خانہ بدوش نصرانی تھا اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور انہیں کہنے لگا اے امیر المومنین میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور اپنے اوپر حج اور عمرہ فرض پایا ہے اور میں نے ان دونوں کا احرام باندھا ہے تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پالیا۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1799) سنن نسائی حدیث نمبر (2719)۔

4-صحابہ کرام کی ایک جماعت کا بھی قول ہے جن میں ابن عباس، ابن عمر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہم شامل ہے۔

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : ہر مسلمان پر عمرہ ہے، حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اسے ابن جہم مالکی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اھ

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : عمرہ کے وجوب اور اس کی فضیلت کے بارہ میں باب :

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : ہر ایک پر حج اور عمرہ ہے، اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : اس کا قرینہ کتاب اللہ میں موجود ہے : {اور اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو} اھ

اور ان کا یہ کہنا ہے کہ اس کا قرینہ سے مراد فریضہ حج کا قرینہ ہے۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : صحیح یہی ہے کہ حج کی طرح عمرہ بھی پوری عمر میں ایک بار واجب ہے۔ اھ دیکھیں مجموع فتاوی ابن باز (355/16)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی الشرح الممتع میں کہتے ہیں :

عمرہ کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ کیا یہ واجب ہے یا سنت ؟ اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ کہ عمرہ واجب ہے۔ اھ دیکھیں : الشرح الممتع (9/7)

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی اللجنۃ میں ہے :

علماء کرام کے اقوال میں سے صحیح یہ ہے کہ عمرہ کی ادائیگی واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو} البقرۃ (196)۔

اور اس کے بارہ میں احادیث بھی وارد ہیں۔ اھ دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (317/11)۔

واللہ تعالی اعلم، آپ مزید تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل کتابیں دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (135/5) اور فتاوی ابن تیمیہ (26/5) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (9/7)۔

واللہ اعلم.